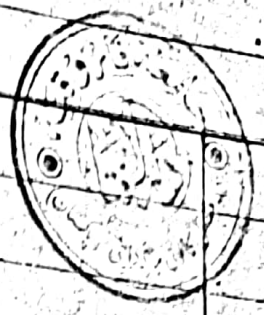


بسم اللہ الرحمن الرحیم ط
الجواب حامداً ومصلیاً



دو ازار کامل کر اس طرح کام کرنا کہ سرمایہ ایک کا
ہو اور کام دوسرا کرے، اس کو شریعت میں مضاربت کہتے ہیں
اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ حاصل ہونے والے
نفع کی تقسیم فیصدی تناسب سے ^{ظہری} ضروری ہے، مثال کے طور پر پچاس
فیصد ایک کا اور پچاس فیصد دوسرے کا یا چالیس فیصد
ایک کا اور ساٹھ فیصد دوسرے کا، الغرض تقسیم نفع فیصدی اعتبار
سے ہونے کہ اس طرح کہ رقم کی ایک خاص مقدار ایک کھلے اور بغیر
جتنی بھی ہو دوسرے کھلے۔

لہذا آپ کے معاملہ میں تقسیم کی اس صورت کہ فریق ثانی
ہر ماہ فریق اول کو پچپن ہزار روپیہ رکے گا کی وجہ سے معاملہ مضاربت
شروعاً جائز نہیں۔

اس لیے آپ حضرات نفع کی تقسیم مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق
فیصدی تناسب سے طے کریں تو معاملہ ٹھیک ہوگا۔

(و شرطها) امور سبعة..... (وكون الربح بينهما

شائعاً) فلو عين قدراً فسدت (وكون نصيب

كل منها معلوماً) عند العقد.

(الدر المختار: كتاب المضاربة، ص 15، رشیدیہ)

(ومن شرطها أن يكون الربح) المشرطاً (بينها

مشاعاً) بحيث (لا يستحق أحدهما منه) أي الربح

(دراهم مستأناً) لأن ذلك يقطع الشركة بينهما لإمتهال أن لا يحصل من الزبح إلا قدر ما شرط له كما مر.

(اللباب في شرح الكتاب: كتاب المضاربة، ٢/٤١، قدیمی)

فإن قال على أن ذلك من الزبح مائة درهم أو شرط مع النصف أو الثلث عشرة دراهم لاصح المضاربة.

(الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب المضاربة، الفصل الاصل، ٢/٢٨، رشیدیہ)

جس طرح عام بینکوں کے ساتھ کسی قسم کا بھی معاملہ کرنا اور بینک کے لیے جگہ کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے، اسی طرح ملک کے جمہور علماء کرام نے مروجہ اسلامی بینکوں کے ساتھ بھی ہر قسم کے معاملہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔ تفصیل ساتھ منسلک فتوے میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

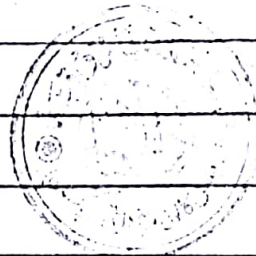
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:
محمد راشد ڈسکوی
المختص فی الفقہ الاسلامی
بالجامعۃ الرفاروقیہ، کراچی
۲۶ ۱۱ ۳۰ ھ

الجواب صحیح

مدیریت انجمنی

۳۰/۱۱/۳۰ ھ



دراہم صحیح
مدیریت انجمنی
۳۰/۱۱/۳۰ ھ